جمادی الثانی

24 جمادی الثانی 1446 ہجری / 14 پوہ 2081 بکرمی / 27 دسمبر 2024 عیسوی

واعظ الجمعہ

شانِ صدیقِ اکبر از امام بخاری

صحیح البخاری

مرتب:

علامہ محمد عمران ساجد نوری

03007955519

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ از امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

الصلوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

اللہ رب العزت کی حمد و ثناء تعریف و توصیف کے بعد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام کا نذرانہ عرض کرنے کے بعد انتہائی واجب الاحترام، ذوی الاحتشام، برادرانِ اسلام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضراتِ گرامی قدر! قرآن مجید فرقان حمید میں سے ایک مشہور و معروف آیت کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس آیت کریمہ کے تحت حق بیانی کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضراتِ گرامی قدر! آج جس موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں وہ ہے "شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ از امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ" یعنی جنابِ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ

اقدس میں ان احادیثِ مبارکہ کا ذکر جو امام المحدثین، رئیس المحدثین، حافظ المحدثین، سند المحدثین، شمس المحدثین، نجم المحدثین حضرت سیدنا امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکہ آراء تصنیف، جس کو قرآن مجید فرقان حمید کے بعد سب سے پہلا اور بڑا درجہ دیا گیا ہے، میری مراد الجامع الصحیح البخاری میں ذکر کیا، ان احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ رب العزت میری زبان پر کلمۃ الحق جاری فرمائے۔ آمین

حضراتِ گرامی قدر! موضوعِ سخن جس آیتِ کریمہ کو بنایا ہے سب سے پہلے اسی آیت مبارکہ کا ترجمہ و مختصر تفسیر عرض کرتا ہوں، اس کے بعد صحیح بخاری کی طرف لوٹتے ہیں۔ سنیئے اللہ کا قرآن اور اپنا تازہ کیجیے ایمان۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (سورہ توبہ: 40)

ترجمہ: اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ ان کی مدد فرما چکا ہے جب کافروں نے انہیں (ان کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے، جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے اور اُس نے کافروں کی بات کو نیچے کر دیا اور اللہ کی بات ہی بلند و بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

اس آیتِ مبارکہ میں تاجدارِ رسالت ﷺ کے عظیم توکل اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت کا بیان ہے بلکہ یہ آیتِ مبارکہ کئی اعتبار سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی عظمت و شان پر دلالت کرتی ہے۔

(1)تاجدارِ رسالت ﷺ غارِ ثور میں اس لئے تشریف لے گئے کہ انہیں کفار کی طرف سے قتل کا اندیشہ تھا لہٰذا اگر رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے سچے، پکے اور صدیق مومن ہونے کا یقین نہ ہوتا تو آپ ﷺ کسی طور پر بھی انہیں اپنے ساتھ ہم رکابی کا شرف عطا نہ فرماتے کیونکہ اس طرح جو اندیشہ کفار سے تھا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ہو سکتا تھا۔ یہ کلام ان جاہلوں کا جواب ہے جو اس سفر کے حوالے سے بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

(2) یہ ہجرت اللہ تعالی کی اجازت سے تھی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مخلص صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک پوری جماعت موجود تھی اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مقابلے میں نسبی طور پر رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب بھی تھے لیکن اللہ تعالی نے ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہنے کا شرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ اور کسی کو بھی عطا نہیں فرمایا، یہ تخصیص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے عظیم مرتبے اور بقیہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر آپ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔

(3) دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حالات کی ناسازی کی وجہ سے ہجرت کر گئے جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے شدید خوف اور انتہائی خطرناک صورت حال کے باوجود بھی رسول اللہ ﷺ کا قرب نہ چھوڑا بلکہ صبر واستقامت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مصروف رہے۔

(4) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہتے بلکہ اس کا التزام فرماتے تھے، یہ آپ کے سچے عشق رسول کی دلیل ہے۔

(5) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے غارِ ثور میں رسول اللہ ﷺ کی اُنسیت کا شرف پایا اور اپنی جان قربان کرنے کی سعادت پائی۔

(6) اللہ تعالی نے انہیں اپنے حبیب ﷺ کا ثانی فرمایا یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد جس کا سب سے پہلا نمبر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ثانی (یعنی دوسرے نمبر پر) ہونے کا شرف پایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں تدفین کی وجہ سے قیامت تک ثانیت سے مشرف ہیں۔

(7) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا صحابی ہونا خود اللہ تعالی نے بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔

(8) اللہ تعالی ان دونوں مقدس ہستیوں کے ساتھ تھا تو جس کے ساتھ اللہ تعالی ہو یہ اس کے دوسروں سے افضل ہونے کی دلیل ہے۔

(9) اللہ تعالی کا خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پر سکینہ نازل فرمانا بھی ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔

(تفسیر کبیر، التوبہ، تحت الآیت:40)

اے ابو بکر! غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین راتیں غارِ ثور میں گزاریں۔ کفارِ مکہ نے اعلان کر دیا کہ جو کوئی رسول اللہ ﷺ کو (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) گرفتار کر لائے گا اس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔

اب لالچ کی پٹی آنکھوں پر ہے، دنیاداری کی پٹی آنکھوں پر ہے، میرے آقا ﷺ کو تلاش

کرنے نکلتے ہیں، اب کفارِ مکہ کے ساتھ کھوجی بھی ہیں جنہیں قدموں کے نشانات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قدم کہاں اور کیسے جا رہے ہیں۔ لالچی دنیا موقع کو غنیمت جانتے ہوئے نکلی ہے۔ تلاش کرتے ہوئے غارِ ثور کی جانب بڑھ رہے ہیں، جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی نظر کفار کے قدموں کو دیکھتی ہے اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ دشمن ہم تک پہنچ چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ ترجمہ: (اے ابو بکر) غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (سورہ توبہ: 40)

حضراتِ گرامی قدر! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اے ابو بکر! غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے" بس رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا تھا کہ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر سکینہ طاری ہو گیا۔ (آپ ذہنی اور قلبی طور پر مطمئن ہو گئے)

جھندی جھولی وچ سرکار نے سر رکھیا اوہ یار غار صدیق اے
پہلا یار ر خلیفہ اے موموناں دا دتا رب وی لقب عتیق اے
معراج نبی تے حق سچ دی پہلاں کیتی ایس تصدیق اے
تائیں غار توں قیصر لحد تائیں مدنی دا خاص رفیق اے

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

حضراتِ گرامی قدر! جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو آپ مطمئن ہو گئے۔ اب اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے اقدامات کیا کیئے؟ سینئے! اللہ رب العزت کی بارگاہ میں جبریل امین علیہ السلام عرض کرتے ہیں: پروردگار عالم! اگر تیری اجازت ہو تو اپنے پروں سے غار کو

بلکہ پورے پہاڑ کو چھپادوں؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: اے جبریل! ستار ہونا میری شان ہے، اگر قرآن کی حفاظت کا ذمہ ہم نے لیا ہے تو صاحبِ قرآن کی حفاظت کا ذمہ بھی ہم نے لیا ہے۔ ہم اپنے محبوب کی حفاظت کمزور ترین مخلوق کے ذریعے کر کے بتانا چاہتے ہیں کہ ہم قادرِ مطلق ہیں۔

(معارج النبوت، جلد سوم، صفحہ: 10)

اب اللہ رب العزت نے مکڑی کو بلایا مکڑی عرض کرتی ہے پروردگار عالم! میں حاضر ہوں حکم فرما، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تو غار کے دروازے پر جالا بن دے اور اتنا موٹا جالا بنا کہ دیکھنے والوں کو سالہا سال پرانا محسوس ہو۔ مکڑی عرض کرتی ہے کہ اے پروردگار عالم! جو تیرا حکم میں حاضر ہوں۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مالی دا کم پانی لانا بھر بھر مشکاں لاوے
مالک دا کم پھل پھل لانا لاوے یا نا لاوے

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اے لوگو! میں مخلوقات میں سے جو سب سے کمزور مخلوق ہے اس کے ذریعے اپنے محبوب کی حفاظت کر کے بتاؤں گا کہ ہم تمہاری مدد کے محتاج نہیں ہیں بلکہ تم لوگ ہی ہماری مدد کے محتاج ہو، اگر رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دوگے تو اپنا بھلا ہوگا اور اگر دشمنی کروگے تو اپنا ہی نقصان کروگے۔ اب مکڑی غار کے دروازے پر جالا بن دیتی ہے، ایک کبوتر اور ایک کبوتری کو حکم ہوا کہ غار کے دروازے پر ڈیرہ جما لو اور کبوتری سے فرمایا کہ غار کے دروازے پر انڈے اتار دے، کبوتری نے انڈے دیئے، ایک درخت غار کے دروازے کے سامنے پیدا کیا جو کہ خاردار تھا۔ اب کفارِ مکہ جب تلاش کرتے ہوئے غار کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اندر غار کے کوئی بھی نہیں گیا، یہ درخت جو کہ خاردار ہے اس سے گزر کر جانا ناممکن ہے، اگر کوئی اندر جاتا تو مکڑی کا جالا جس کو دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ محمد ﷺ کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے ٹوٹ جاتا، اور کبوتر

اڑ جاتے انڈے ٹوٹ جاتے لہذا غار کے اندر کوئی بھی نہیں ہے۔اس طرح کفارِ مکہ وہاں سے واپس لوٹ آئے۔

(دلائل النبوہ، جلد دوم، صفحہ:680 / سیرتِ حلبیہ، جلد دوم، صفحہ:802 / ضیاء النبی، جلد سوم، صفحہ:64 / معارج النبوت، جلد سوم، صفحہ:09.10)

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

★نوٹ: غار ثور والا واقعہ گزشتہ واعظ الجمعہ میں گنجائش اور وقت کی قلت کے باعث نامکمل چھوڑ دیا گیا تھا جسے اس واعظ الجمعہ میں حسبِ ضرورت شامل کر دیا گیا ہے۔امید ہے کہ آپ احباب ہماری اس کمزوری پر در گزر فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ (محمد عمران نوری)

حضراتِ گرامی قدر! آیئے اب ان احادیثِ مبارکہ کی جانب بڑھتے ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح البخاری میں ذکر کیا، کما حقہ تمام احادیث مبارکہ کو بیان کرنا تو شاید ناممکن ہے لیکن بقدرِ ضرورت ان شاءاللہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت میرے لیے آسانیاں پیدا فرمائے۔ آمین

رسول اللہ ﷺ کی بات کو سب سے زیادہ سمجھنے والے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ , قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، وَقَالَ:" إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ". قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ , فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ , فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ

وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے ایک بندے کو دنیا میں اور جو کچھ اللہ کے پاس آخرت میں ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے وہ اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس تھا۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ یہ فرمارہے ہیں کہ ایک بندے کو اللہ تعالی نے موت اور حیات کا اختیار دیا کہ اگر آپ موت کے ذریعے مجھ تک پہنچنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی اور اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو بھی آپ کی مرضی جیسے آپ کا دل چاہے) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ ہم کو ان کے رونے پر حیرت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا، لیکن بات یہ تھی کہ خود رسول اللہ ﷺ ہی وہ بندے تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور (واقعتاً) حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو سمجھنے والے تھے۔

کسے نال وفا نہ کیتی ایس دنیا بے اعتباری
نہ کسے دا یار کوئی بچیا تے نہ رہی سرداری
نہ کسے دے قدم لگے سب ٹر گئے وار و واری
اعظم ایتھے دل نہ لاویں نہیں تے روسیں جاندی واری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابو بکر کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو جانی دوست بنا سکتا تو ابو بکر کو

بناتا۔ لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت ان سے کافی ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف تمام دروازے (جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے) سب بند کر دیئے جائیں۔ صرف ابو بکر کا دروازہ رہنے دو۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث:3654)

حضراتِ گرامی قدر! اس حدیثِ مبارکہ میں پانچ چیزوں کا ذکر ہوا۔

(1) نبی پاک ﷺ کو موت وحیات کا اختیار دیا گیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے موت کو اختیار فرمایا، مطلب کہ جس نبی کو موت وحیات کا اختیار دیا جا سکتا ہے تو اس نبی کو باقی اختیارات نہیں دیئے گئے ہوں گے؟ یقیناً میرے آقا ﷺ کو اللہ رب العزت نے مختارِ کل بنایا ہے۔

یہی عقیدہ اہلسنت کا ہے اور یہی عقیدہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

(2) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو سمجھنے والے اور جاننے والے تھے۔ اس سے اس مسئلہ کا علم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغ فدک (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) کھا گئے ان لوگوں کو توبہ کرنی چاہیے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی بات کو اتنی لطافت سے سمجھتا ہے اور جانتا ہے تو کیا اس شخص کو باغ فدک کا مسئلہ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) سمجھ نہ آیا۔ اس لیے امام بخاری شاید اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت میں سے ایک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تو ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی بات کو اور معاملات کو بخوبی جانتے ہیں۔ یہی عقیدہ اہلسنت ہے اور یہی عقیدہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ فائدہ مجھے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال اور صحبت نے دیا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تمام سرمایہ رسول اللہ ﷺ پر قربان کر دیا۔ تو جو شخص اپنا تن، من، دھن سب قربان کر رہا ہے وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے بچوں کا مال کیسے کھا سکتا ہے۔

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا میرا ابو بکر کے ساتھ جو تعلق ہے وہ خلت سے بڑھ کر ہے، اس لیے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حیاء میرے تعلق کی وجہ سے کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہوا جو رسول اللہ ﷺ کا حیاء کرے گا وہ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حیاء کرے گا اور جو رسول اللہ ﷺ کا حیاء نہیں کرے گا وہ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حیاء بھی نہیں کرے گا۔

(5) اس حدیث مبارکہ میں آخری بات جو ارشاد فرمائی وہ بھی قابل توجہ ہے۔ مسجد میں جن جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گھر کے دروازے ہیں سب ختم کر دیئے جائیں، سب بند کر دیئے جائیں، صرف جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا دروازہ مسجد میں رہنے دو۔ اس فرمان میں حکمت یہ ہے کہ میرے بعد خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے اگر ان کے گھر کا دروازہ بند کر دیا تو ان کے لیے مشکل ہو سکتی ہے خلیفۃ المسلمین کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہی رہے تا کہ انہیں کئی مرتبہ آنا ہو گا تو کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس میں آپ کی خلافت کی طرف اشارہ فرما دیا گیا ہے۔ عقیدہ اہلسنت بھی یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ بھی یہی ہے، اسی لیے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کو روایت فرمایا۔

مجھ سے ملاقات نہ ہو تو ابو بکر سے ملنا

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ. قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ. قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ ".

ترجمہ: حضرت سیدنا جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی

خدمت میں آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر آنا۔ اس نے کہا: اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ گویا وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پا سکو تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس چلی آنا۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث: 3659)

حضراتِ گرامی قدر! یہ حدیث مبارکہ بھی جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میری جگہ پر ابو بکر صدیق ہوں گے ان سے مل لینا کیونکہ میرے خلیفہ وہی ہوں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ حدیث مبارکہ روایت کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس لیے ضرورت پیش آئی کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت دیکھ رہی تھی کہ خلافتِ صدیق کا انکار ہو گا اس لیے بروقت خلافت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا اقرار کر کے بتا دوں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

مدنی توں بعد رہبر صدیق منّنا پوسی
آقا دا جانشین اے تسلیم کرنا پوسی
صدیق دی صداقت نوں جاندا جہان اے
منیا نبی نوں پہلے آ کے ایسے جوان اے
واری نبی توں ہر شئے اقرار کرنا پوسی
تِن میل جیہدے موہڈے حضرت کیتی سواری
ناگاں دی زہر سہہ کے عاشق نہ بازی ہاری
دشمنِ صدیق تینوں ٹٹ ٹٹ کے مرنا پوسی

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبر سے بری ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا (پاجامہ یا تہبند وغیرہ) تکبر اور غرور کی وجہ سے زمین پر گھسیٹتا چلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا بھی نہیں، اس پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے کپڑے کا ایک حصہ لٹک جایا کرتا ہے۔ البتہ اگر میں پوری طرح خیال رکھوں تو وہ نہیں لٹک سکے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ تو ایسا تکبر کے خیال سے نہیں کرتے۔ اس لیے آپ اس حکم میں داخل نہیں ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث: 3665)

حضراتِ گرامی قدر! جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا، شلوار یا تہبند لٹکاتا ہے تو اس کی طرف اللہ رب العزت قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا، اب یہ بات سن کر جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سوال کرنا اس بات کی علامت ہے کہ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلبِ مبارک میں خوفِ خدا کس قدر تھا فوراً چونک اٹھے اور سوال کر دیا، یہ ہے خوفِ خدا، اور قلبِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خوفِ خدا ہے، وہ صدیق اکبر جن کو کئی بار میرے آقا ﷺ نے جنت کی بشارت عطا فرمائی، پھر بھی اس قدر خوف خدا، اللہ اکبر۔ سوچیئے کہ ہمارے دامن میں کتنی نیکیاں ہیں، کیا ان نیکیوں پر جنت کے حقدار ہی ہیں؟ نہیں نہیں ہمارے

دامن میں تو کوئی نیکیاں نہیں ہیں، جو کی ہیں ان کو ہم نہیں جانتے کہ یہ نیکیاں بارگاہ ربوبیت میں قبول ہیں یا نہیں ہیں۔ اور ہم نے کبھی آخرت کی پرواہ نہیں کی۔ ہم نے کبھی قبر اور حشر کے دن کا سوچا نہیں۔ حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں۔

سدا نہ باغیں بلبل بولے تے سدا نہ باغ بہاراں
سدا نہ ماپے حسن جوانی تے سدا نہ صحبت یاراں
چٹی چادر عملاں والی داغ نہ لاویں جنیا
حشر دیہاڑے فیر نہ آکھیں ہائے ربا کی بنیا

حضراتِ گرامی قدر! جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی شخصیت کا حال یہ ہے تو سوچیئے ہمیں کس قدر خوفِ خدا رکھنا چاہیے۔ اب سوال جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر تجھ میں تو عاجزی اس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے کہ تکبر تیرے قریب سے بھی نہیں گزر سکتا۔ واہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیری عظمت پر قربان جاؤں تجھے تو میرے آقا ﷺ نے تکبر سے بری کر دیا ہے۔ میرا ذوق کہتا ہے کہ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب اس طرح کہتے ہوں گے۔

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا جو کرم مجھ پہ میرے نبی کر دیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں مجھ کو ہر غم سے رب نے بری کر دیا
ذکرِ سرکار کی ہیں بڑی برکتیں مل گئیں راحتیں عظمتیں رفعتیں
میں گناہگار تھا بے عمل تھا مگر مصطفٰی نے مجھے جنتی کر دیا
جو بھی آیا ہے محفل میں سرکار کی حاضری مل گئی جس کو دربار کی
کوئی صدیق و فاروق و عثماں ہوا کسی کو نبی نے علی کر دیا

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تم لوگ ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں؟

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ. وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ. ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ. فَقَالُوا: لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

ترجمہ: حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے، گھٹنا ظاہر کئے ہوئے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔ پھر حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں، میں نے جلدی میں ان کو سخت لفظ کہہ دیئے لیکن بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تمہیں اللہ معاف کرے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا کیا ابو بکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ نہیں تو آپ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے سلام کیا۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک غصہ سے بدل گیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے، یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم زیادتی میری ہی طرف سے تھی۔ دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف مخاطب ہو کر) فرمایا کہ اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ اور تم لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لیکن ابو بکر نے کہا تھا کہ آپ سچے ہیں اور اپنی جان و مال کے ذریعہ انہوں نے میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے دوست کو ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں؟ آپ نے دو دفعہ یہی فرمایا: آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث:3661)

حضراتِ گرامی قدر! اس حدیث مبارکہ میں خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے دوست یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو تم لوگ کیوں تنگ کرتے ہو؟ اور یہی جملہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا، مطلب کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانا اس بات کی علامت ہے کہ جو کوئی جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو تکلیف دیتا ہے گویا وہ رسول اللہ ﷺ کو ناراض کرتا ہے۔ اور جو کوئی جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو راضی کرتا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کو راضی کرتا ہے۔

جندے اندر بغض صدیق دا اے اوہ مومن اکھوا نہیں سکدا
بھاویں متھے لکھ محراب ہوون تاویں جنت جا نہیں سکدا
جدی قیصر شان قرآن دسے کوئی بشر گھٹا نہیں سکدا
اوہدے وانگوں غار مزار والا کوئی رتبہ پا نہیں سکدا

مولیٰ علی نے بتایا کہ سب سے افضل کون ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي:" أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ. قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ. قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ. قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ".

ترجمہ: حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا، ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب (پھر میں نے پوچھا تو اس کے بعد؟) کہہ دیں گے کہ عثمان رضی اللہ عنہ اس لیے میں نے خود کہا، اس کے بعد آپ ہیں؟ یہ سن کر وہ بولے کہ میں تو صرف عام مسلمانوں کی جماعت کا ایک شخص ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث:3671)

حضراتِ گرامی قدر! اس حدیثِ مبارکہ کے حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو کہ حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے فرزند ارجمند ہیں، اور سوال اپنے والد گرامی سے کر رہے ہیں، اور مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی وسعتِ قلب کے ساتھ جواب دے رہے ہیں، اس حدیث مبارکہ کو پڑھنے کے بعد بھی اگر کوئی ان ہستیوں پر افتراء بازی سے باز نہ آئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسا ظالم فقط اہلبیت کے نام پر لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ کیونکہ اس بات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں کہ ان کی آپس میں بنتی نہیں تھی۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
کسی دشمن نے خبر یہ پھیلائی ہوگی

اب آیئے اسی حدیث مبارکہ کے دوسرے رخ کی جانب، حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سوال کیا تو حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، اب جیسے جیسے فضیلت ہے خلافت بھی اسی طرح سے ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ افضل ہیں تو خلافت کے حقدار بھی وہی ہوئے، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ افضل ہیں تو ان کے بعد خلافت کے حقدار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ہوئے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کو جو روایت کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے تمام مقاصد میں سے ایک یہ مقصد بھی ہے کہ خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ واضح ہو جائے، اور الحمد للہ یہی اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے۔

نہیں جاندا زمانہ عظمت صدیق دی
پچھو رسولِ پاک توں قیمت صدیق دی
سب کجھ نثار کیتا چھڈی سوئی وی نئیں
اسلام نوں جدوں پئی ضرورت صدیق دی
عرشاں دا لاڑا ڈھکیا ویڑے صدیق دے
کہندے فرشتے ہون گے قسمت صدیق دی
آئینوں میں ویکھاواں دشمن صدیق دے
چہرے دا نور لے گئی قدورت صدیق دی
قدسی وی رقص دوستا کردے تے ہونگے
وچ غار دے او ویکھ کے سنگت صدیق دی

اختتامی کلمات

حضراتِ گرامی قدر! رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ تھا لیکن ساری زندگی سایہ بن کر ساتھ رہنے والے جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ آج ہم ہیں کہ محبت رسول ﷺ کے دعوے دار ہیں لیکن محبت کے نام سے آشنا نہیں ہیں، محبت کے کھوکھلے دعوے ہیں، آیئے ان دعووں سے نکلیں اور رسول اللہ ﷺ سے حقیقی محبت کریں، اپنا حلیہ اپنے آقا ﷺ جیسا بنائیں، اپنی خلوت کو پاکیزہ بنائیں، اپنے معاملات میں دیکھیں کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ کے خلاف تو نہیں جارہے۔

اسی طرح جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے غار ثور میں سانپ کا ڈسنا تو برداشت کر لیا لیکن ناموسِ رسالت ﷺ پر پہرہ برابر دیتے رہے۔ آج ہمیں کوئی تھوڑی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم سارے زمانے میں گلے اور شکوے شروع کر دیتے ہیں، کیا یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ ہے؟ نہیں ہمارے اسلاف تو بڑی بڑی مصائب کا اور بڑی بڑی تکالیف کا سامنا کرتے رہے ہیں اور صبر واستقامت کے پہاڑ بن کر اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے رہے ہیں۔ آیئے اپنے اسلاف کا طریقہ کار اپنائیں۔

اللہ رب العزت ہماری حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبین